13471 - خاوند کی وفات کے بعد بیوی اسے دیکھ سکتی ہے

سوال

برصغیر پاك وہند میں حنفی مسلمانوں کی عادت ہے کہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد بیوی خاوند کو نہیں دیکھ سکتی، اور حنفی یہ دعوی کرتے ہیں کہ جب عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ بیوہ ہو جاتی ہے.
اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ زندہ یا مردہ محرم کے سامنے آئے، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے لیے فوت شدہ خاوند کا جثہ دیکھنا حرام ہے.
کیا اس کی دلیل میں کوئی صحیح حدیث ملتی ہے، وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سوال میں دو مسئلے ہیں:

پہلا مسئلہ:

خاوند فوت ہونے کے بعد بیوی کا خاوند کو دیکھنا.

دوسرا مسئلہ:

عورت کا اپنے محرم مردو کو دیکھنا.

پہلا مسئلہ:

خاوند کی وفات کے بعد عورت کے لیے خاوند کو دیکھنا جائز ہے، اور اس میں کوئی مانع نہیں، بلکہ بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے فوت شدہ خاوند کو غسل دے.

امام مالك رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

جب ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ فوت ہوئے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں غسل دیا، اور پھر باہر آکر مہاجرین صحابہ کرام جو وہاں حاضر تھے ان سے دریافت کرنے لگیں: میں روزہ سے ہوں اور دن بھی بہت شدید

سرد ہے تو کیا مجھ پر غسل کرنا ضروری ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں.

موطا الجنائز (466).

موطا کی شرح المنتقی کے مصنف اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ خاوند کی وفات کے بعد بیوی کے لیے خاوند کو غسل دینا جائز ہے. کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی ایك جماعت کی موجودگی میں ہوا... اور خاص کر کے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کی وصیت بھی کی تھی، اور اس کی مخالفت کسی بھی صحابی سے نہیں ملتی، تو اس طرح یہ اجماع ہوا.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں:

" اگر مجھے وہ کچھ پہلے علم ہوتا جو مجھے بعد میں معلوم ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بیویوں کے علاوہ کوئی اور غسل نہ دیتا"

سنن ابن ماجۃ الجنائز (1453) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ حدیث نمبر (1196) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو اس طرح خاوند کا جثہ دیکھنا تو بالاولی جائز ہوا.

اور اس سے جواز مقید ہوتا ہے کہ جب عورت عدت میں ہو اور اس کی عدت ختم ہو جائے مثلا یہ کہ عورت حاملہ تھی اور خاوند کی موت کے فورا بعد بیوی نے حمل وضع کردیا تو اس کے لیے خاوند کو غسل دینا حلال نہیں اور نہ ہی وہ اسے دیکھ سکتی ہے.

میں نے (شیخ منجد) شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ان کی وفات سے قبل ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس کے فوت ہونے کے بعد اس کی بیوی نے کچھ گھنٹے بعد بچہ پیدا کر دیا تو کیا وہ اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا:

" جب وہ بچہ جن دے تو پھر نہیں، کیونکہ اس کے اور خاوند کے مابین تعلق ختم ہو گیا ہے، لھذا وہ اس کا خاوند کو غسل دینا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کی بیوی نہیں رہی"

کیسٹ: شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سو فوائد (شریط مائۃ فائدۃ من العلامۃ الشیخ ابن عثیمین)

اور پھر عورتوں کو تو میت پر نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی کہ: ہم نوحہ نہیں کریں گی صرف پانچ عورتیں اس بیعت کی وفا میں فوت ہوئیں اور وہ یہ تھیں: ام سلیم، اور ام العلاء، اور معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ابنۃ ابی سبرۃ اور دو عورتیں، یا ابنۃ ابی سبرۃ اور معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی اور ایک دوسری عورت"

صحیح بخاری کتاب الجنائز حدیث نمبر (1223).

اور ابو مالك اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت میں چار معاملے جاہلیت میں سے ہیں جنہیں چھوڑتے نہیں حسب و نسب میں فخر کرنا، اور نسب میں طعن و تشنیع کرنا، اور ستاروں کے ساتھ بارش طلب کرنا، اور نوحہ کرنا.

اور فرمایا:

" اگر نوحہ کرنے والی وفات سے قبل توبہ نہ کرے تو روز قیامت اسے کھڑا کیا جائےگا تو اسے گندھگ کی لمبی قمیص اور خارش زدہ درع ہوگی"

صحیح مسلم کتاب الجنائز حدیث نمبر (1550).

دوسرا مسئلہ:

اس کے لیے اپنے محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے، ان سے پردہ کرنا واجب نہیں.

خاوند کی موت اور عورت کا اپنے محرم مردوں کو دیکھنے میں کوئی تعلق نہیں، اس لیے عورت کے محرم مردوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کے ساتھ تعزیت کریں، اور یہ تعزیت اسے دیکھ اور اس سے مصافحہ اور بات چیت اور اس کے ساتھ بیٹھ کر ہوگی، علماء کرام کے مابین اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے کہ: میت کے سب رشتہ دار مرد و عورت اور چھوٹے بڑے کے لیے تعزیت کرنا مستحب ہے، لیکن اگر عورت نوجوان لڑکی ہو تو پھر صرف اس کے محرم مرد ہی اس کے ساتھ تعزیت کریں گے.

دیکھیں: المجموع (5 / 277).

اور سائل نے جو کچھ سوال میں ذکر کیا ہے وہ عامۃ الناس کی خرافات اور جہالت میں سے ہے.

فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی سے عورت کا اپنے محرم مردوں سے چہرہ کا پردہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

ایسا کرنا جائز نہیں (یعنی چہرہ چھپانا) کیونکہ یہ شریعت میں سے نہیں ہے، بلکہ یہ تو عوام کی خرافات اور مزاق و باطل اشیاء ہیں.

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (2 / 709)

واللہ اعلم .